131227 ـ خاوند اور بیوی کا آپس میں جھگڑا ہوا تو بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور خاوند نے طلاق دے کر نادم ہوا

سوال

کل رات میرے اور بیوی کے مابین شدید جھگڑا ہوا اور سب و شتم تك ہوئی تو بیوی نے طلاق کا مطالبہ کیا تو میں نے طلاق دے دی حالانکہ بالفعل میں طلاق کا ارادہ نہیں رکھتا تھا، اور میں نے طلاق کے الفاظ پر بہت زیادہ ندامت بھی کی اب مجھے علم نہیں میں کیا کروں، اور اگر ہمارے درمیان طلاق ہو گئی ہے تو کیا حکم ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آدمی اپنی بیوی کو صریح طلاق کے الفاظ بولے مثلا انت طالق، یا مطلقہ یا طلقتك کہے تو ایك طلاق واقع ہو جائیگی چاہے وہ کہے کہ میں نے طلاق کا ارادہ نہیں کیا تھا؛ کیونکہ طلاق کے صریح الفاظ میں نیت شرط نہیں.

لیکن اگر طلاق شدید غصہ کی حالت میں ہو وہ اس طرح کہ غصہ ہی طلاق کا سبب بنے یعنی اگر غصہ نہ ہوتا تو وہ طلاق نہ دیتا تو اکثر اہل علم کے ہاں طلاق واقع نہیں ہوگی.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص کی بیوی اس کے ساتھ برا سلوك کرتی ہے اور اسے گالیاں دیتی ہے تو اس نے غصہ کی حالت میں طلاق دے دی تو اس کا حکم کیا ہو گا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر مذکورہ طلاق آپ سے شدید غصہ اور شعور نہ ہونے کی حالت میں ہوئی ہے، اور آپ کو آپس میں غلط کلام اور بیوی کی گالیوں کی بنا پر اپنے آپ پر کنٹرول نہیں تھا اور اپنے اعصاب کے مالك نہ تھے، اور آپ نے یہ طلاق شدید غصہ اور شعور نہ ہونے کی حالت میں دی اور وہ بیوی بھی اس کی معترف ہے یا پھر آپ کے پاس کوئی ایسا عادل گواہ ہے جو اس کی گواہی دے کہ طلاق شدید غصہ اور شعور غائب ہونے کی حالت میں ہوئی تو یہ طلاق واقع نہیں ہوگی.

کیونکہ شرعی دلائل اس پر دلالت کرتے ہیں کہ شدید غصہ ـ جبکہ اس کے ساتھ شعور بھی نہ رہے تو اور عظیم ہے ـ

کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی.

ان دلائل میں مسند احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عقل پر پردہ ہونے کی حالت میں نہ تو طلاق ہے اور نہ ہی آزادی "

اہل علم کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اغلاق سے مراد اکراہ یا غضب یعنی جبر یا غصہ ہے؛ اس سے وہ شدید غصہ مراد لیتے ہیں، چنانچہ غصہ میں ہونے والے شخص پر اس کے غضب اور غصہ نے اس کے قصد و ارادہ کو بند کر دیا ہے، اور یہ شدت غضب کی بنا پر بالکل اس مجنون اور پاگل اور نشہ میں ہونے والے شخص کی طرح ہے، اس لیے اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اس غیض و غضب کے ساتھ اس کا شعور اور احساس بھی جاتا رہے اور اس سے جو صادر ہو رہا ہے اس پر اس کو ضبط نہ کر سکے تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

غصہ والے شخص کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ حالت جس کے ساتھ احساس اور شعور جاتا رہے، تو اسے مجنون اور پاگلوں کے ساتھ ملحق کیا جائیگا، اور سب اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی.

دوسری حالت:

اگرچہ اسے شدید غصہ آئے لیکن وہ احساس و شعور نہ کھوئے، بلکہ اس میں کچھ نہ کچھ احساس اور شعور پایا جائے اور عقل ہو لیکن غصہ شدید ہونے کی بنا پر وہ طلاق دے دے، تو صحیح قول کے مطابق اس کی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی.

تیسری حالت:

اس کا غصہ عام ہو شدید نہ ہو، بلکہ سارے غضب کی طرح عام ہو جو لوگوں میں پایا جاتا ہے تو یہ شخص ملجئ نہیں اور سب اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

ماخوذ از: فتاوی الطلاق جمع و ترتیب ڈاکٹر عبداللہ الطیار و محمد الموسی (19 ـ 21).

دوم:

جب آدمی اپنی بیوی کو پہلی یا دوسری طلاق دے تو اس کے لیے عدت کے اندر اندر بیوی سے رجوع کرنا جائز ہے، اور اگر عدت ختم ہو جائے تو وہ اس سے رجوع نہیں کر سکتا لیکن اگر عورت راضی ہو تو نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح کر سکتا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (11798) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

آپ کو چاہیے کہ غصہ کی حالت میں اور نہ ہی خوشی و رضا کی حالت میں طلاق کے الفاظ استعمال مت کریں، کیونکہ طلاق اس لیے مشروع نہیں کی گئی کہ آپ اپنے غصہ کو ٹھنڈا کرتے پھریں.

واللہ اعلم .